خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

سوموار 07 مارچ 2022ء | 04 شعبان 1443 ہجری قمری | 07 امان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:56

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ (النساء:46)

ترجمہ:۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

پس اس زمانے میں یہ منفرد انسان جس کے ساتھ اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتیں شامل حال رہیں اور ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی اور خارق عادت نشانات دکھائے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جیسا کہ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے جو بھی نظارے دکھائے اور جو آج تک دکھاتا چلا جارہا ہے یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے ہے۔

(خطبہ جمعہ 30/ جون 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

الفضل آن لائن کی پالیسی

صحافت کے اصولوں میں سے ایک اصل یہ ہے کہ کوئی مضمون یا منظوم کلام کسی ایک اخبار کو طباعت کے لئے بھجوانے کے بعد کسی اور جریدہ کو نہیں بھجوایا جاسکتا۔ کیونکہ کسی ایک اخبار میں کوئی میٹریل بھجوانے کے بعد اس اخبار کا وہ کاپی رائیٹ ہوجاتا ہے۔ جس کی اجازت کے بغیر وہ مضمون/نظم کسی اور جگہ طبع نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا قارئین سے استدعا ہے کہ وہ صحافت کے اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تحریر کسی ایک اخبار، جریدہ یا میگزین کو بھجوائیں۔

کَانَ اللّٰہُ مَعَکُم

(ادارہ)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- وید (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معاویہ بن مُرّہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد پاتا رہے گا۔ جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا تعالیٰ کا میری امت سے یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا۔

(ماخوذ از ابن ماجہ، باب اتباع سنّۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

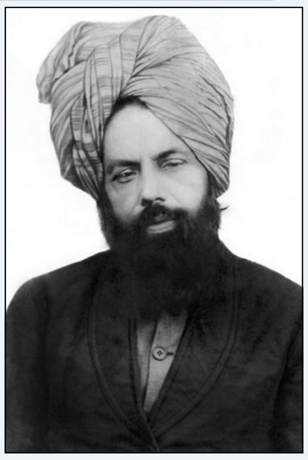

’’جو شخص اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہوجاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہوجاتا ہے‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 221)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی فقرہ ہے:

’’بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد...

اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 511 پیشگوئی 14)

پھر آگے فرمایا:

’’پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدّعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں... وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 623 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

دربارِ خلافت

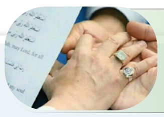

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریرات آپ کے سامنے رکھوں گا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آقا و مطاع سے عشق و محبت اور غیرت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کے نمونے ملتے ہیں۔ ایک طرف یہ مخالفین ہیں جو دریدہ دہنی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتے ہیں۔ تمام انبیاء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربّیٔ اعظم ہے۔یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر یک ملحد کے وسواس دور کئے اور سچا سامان نجات کا......اصول حقہ کی تعلیم سے ازسرنو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہے۔ کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 97 حاشیہ)

براہینِ احمدیہ کا یہ حوالہ ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کی عظمت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ’’حضرت موسیٰ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرت موسیٰ کے مرتبۂ عالیہ تک پہنچ سکے۔ توریت سے ثابت ہے جو حضرت موسیٰ رفق اور حلم اور اخلاق فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے۔ جیسا کہ گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰ سارے لوگوں سے جو رُوئے زمین پر تھے زیادہ بردبار تھا۔سو خدا نے توریت میں موسیٰ کی بردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔ ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5)۔تو خلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول وعرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلہ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامّہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء: 114)۔یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب 45 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا‘‘

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 605-606 حاشیہ درحاشیہ)

(خطبہ جمعہ یکم فروری 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

وید

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

ان کو سودا ہوا ہے ویدوں کا
ان کا دل مبتلا ہے ویدوں کا

آریو! اس قدر کرو کیوں جوش
کیا نظر آ گیا ہے ویدوں کا

نہ کیا ہے نہ کر سکے پیدا
سوچ لو یہ خدا ہے ویدوں کا

عقل رکھتے ہو آپ بھی سوچو
کیوں بھروسا کیا ہے ویدوں کا

بے خدا کوئی چیز کیونکر ہو
یہ سراسر خطا ہے ویدوں کا

ناستک مت کے وید ہیں حامی
بس یہی مدعا ہے ویدوں کا

ایسے مذہب کبھی نہیں چلتے
کال سر پر کھڑا ہے ویدوں کا

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 220)

آج کی دعا

رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

(القصص:17)

ترجمہ: اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی خطاء کے اقرار اور بخشش الٰہی کے عطا کیے جانے کی خوبصورت دعا ہے۔

حضرت موسیٰؑ سے کیا خطاء ہوئی جس کی معافی وہ خدا تعالیٰ سے یہاں طلب کر رہے ہیں قرآن کریم میں مذکور ہے۔ چنانچہ اس سے پہلی آیت میں کچھ یوں مذکور ہے

اور وہ شہر میں اس کے رہنے والوں کی غفلت کی حالت میں (ان سے چھپتا ہوا) داخل ہوا تو وہاں اس نے دو مَردوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ یہ (ایک) اس کے قبیلے کا تھا اور وہ (دوسرا) اس کے دشمن قبیلے کا۔ پس وہ جو اس کے قبیلے کا تھا اس نے اس کو مخالف قبیلے والے کے خلاف مدد کے لئے آواز دی۔ پس موسیٰ نے اسے مکّا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اس نے (دل میں) کہا کہ یہ (جو کچھ ہوا) یہ تو شیطان کا کام تھا۔ یقیناً وہ کھلا کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو معاف فرما دیا۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04؍ مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

☆... حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی تین خوبیوں کا حوالہ دے کر اُن کی بیعت کی تو ساری قوم نے بھی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی

☆... حضرت ابوبکرؓ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وہ مقام ملا کہ ساری دنیا اُن کا ادب و احترام کے ساتھ نام لیتی ہے

☆... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت استخلاف سے سلسلہ خلافتِ موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے

☆... دنیا کے فکر انگیز حالات کے پیشِ نظر درود شریف کے ورد، استغفار کرنے اور بعض دعائیں کرنے کی تحریک

☆... مکرم ابوالفرج الحسنی صاحب آف شام کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4؍مارچ 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ طبری میں پہلے خلیفۂ راشد کے انتخاب کے موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ کی رائے تھی کہ چونکہ مہاجرینِ قریش انصار کے زیر سایہ ہیں اس لیے اس معاملہ میں انصار کا یہ فیصلہ تسلیم کیا جائے کہ ایک امیر انصار میں سے اور ایک امیر مہاجرینِ قریش میں سے ہو جبکہ حضرت بشیر بن سعدؓ کی رائے تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم قریش امارت کی زیادہ مستحق اور اہل ہے لیکن سنن کبریٰ للنسائی میں ہے کہ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں ہوسکتیں نیز انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی تین خوبیوں کا حوالہ دیا کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اور جب وہ دونوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اس موقع پر غار میں کون دو اشخاص تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی کون تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَور کس کے ساتھ تھے؟ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تو ساری قوم نے بھی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ یہ بیعت سقیفہ اور بیعت خاصہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کے دوسرے دن حضرت عمرؓ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! میں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے لیکن میں نے اس کا ذکر کتاب اللہ میں کہیں نہیں پایا اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی وصیت فرمائی تھی لیکن میں سمجھتا تھا کہ ہم پہلے فوت ہو جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے آخری ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملات کو ایک ایسے آدمی کے ہاتھوں میں دے دیا ہے جو تم میں سب سے زیادہ بہتر ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ اور ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کے مصداق ہیں۔ پس اٹھو اور اُس کی بیعت کرو۔ پس لوگوں نے بیعت سقیفہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

حضرت ابوبکرؓ نے بیعت عام والے دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً میں تم پر والی مقرر کیا گیا ہوں لیکن میں تم میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو اور کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ اگر میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔

حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے یا دوسرے دن حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کبھی نہیں چھوڑا اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز کی ادائیگی انہوں نے ترک کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اوّل اوّل حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے بھی تخلّف کیا تھا مگر پھر خدا جانے ایک دفعہ کیا خیال آیا کہ پگڑی بھی نہ باندھی اور فوراً ٹوپی سے ہی بیعت کرنے آ گئے اور پگڑی پیچھے منگوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں خیال آ گیا ہوگا کہ یہ تو بڑی معصیت ہے اسی واسطے اتنی جلدی کی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ مکہ کے ایک معمولی تاجر تھے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے آپؓ کو وہ مقام ملا کہ آج ساری دنیا اُن کا ادب و احترام کے ساتھ نام لیتی ہے۔ آپؓ کے والد کو کسی نے جا کر خبر دی کہ مبارک ہو ابوبکرؓ خلیفہ ہو گیا ہے۔ پہلے تو اُن کو یقین نہ آیا لیکن جب اُن کو یقین دلایا گیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کیا شان ہے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کو عربوں نے اپنا سردار مان لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ وہ اُس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ دے دیتا ہے جس قدر کوئی خدا کے لیے دیتا ہے۔ ابوبکرؓ نے مکہ میں ایک معمولی کوٹھا چھوڑا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کے بدلے میں اُسے ایک سلطنت کا مالک بنا دیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ اُن کے جسم پر ایک یمنی چادر کا جوڑا ہے لیکن اُس کے سینے پر دو داغ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب سے متعلق فرمایا۔ یمنی جوڑے سے مراد یہ ہے کہ تمہیں اچھی اولاد ملے گی اور دو داغوں سے مراد دو سال کی امارت ہے یعنی تم دو سال مسلمانوں کے حاکم رہو گے۔

انتخابِ خلافت کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذاتی مصارف کے لیے سالانہ چھ ہزار درہم کا وظیفہ منظور کیا گیا لیکن جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو حکم دیا کہ جو وظیفہ میں نے بیت المال سے لیا ہے وہ سارے کا سارا واپس کر دیا جائے اور اُس کی ادائیگی کے لیے میری فلاں فلاں زمین بیچ دی جائے۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور وہ رقم اُن کے پاس پہنچی تو وہ رو پڑے اور کہا اے ابوبکر صدیقؓ تم نے اپنے جانشین پر بہت بھاری بوجھ ڈال دیا ہے۔

چاروں خلفائے راشدین میں سے حضرت ابوبکرؓ کا سوا دو سال کا مختصر دورِ خلافت ایک سنہری دور کہلانے کا مستحق تھا کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کو سب سے زیادہ خطرات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کی بدولت حضرت ابوبکرؓ کی کمال شجاعت، جوانمردی اور فہم و فراست سے تھوڑے ہی عرصہ میں دہشت و خطرات کے سارے بادل چھٹ گئے اور سارے خوف امن میں تبدیل ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ کو حضرت موسیٰؑ کے پہلے خلیفہ حضرت یوشع بن نون کے ساتھ مشابہت دیتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کو پیش آنے والے مسائل و مصائب اور فتوحات و کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی آیت سے سلسلہ خلافتِ موسویہ اور سلسلہ خلافت محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے۔ مماثلت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابوبکرؓ اور مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا مسیح خاتم الخلفاء یعنی محمدیہ سلسلۂ خلافت کا سب سے آخری خلیفہ ہے۔ خدا نے یشوع بن نون اور حضرت ابوبکرؓ کی مشابہت کو دونوں خلافتوں کے اوّل سلسلہ میں اور حضرت عیسیٰ بن مریم اور اِس امت کے مسیح موعودؑ کی مشابہت کو دونوں خلافتوں کے آخری سلسلہ میں اجلیٰ بدیہیات کر کے دکھلا دیا۔ جس طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد یوشع بن نون کی باتوں کے شنوا ہو گئے تھے اور سب نے اپنی اطاعت ظاہر کی یہی واقعہ حضرت ابوبکرؓ کو پیش آیا اور سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں آنسو بہا کر دلی رغبت سے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو قبول کر لیا۔

آیتِ استخلاف کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومنوں کو جو نیکوکار ہیں وعدہ دے رکھا ہے کہ اسی سلسلہ خلافت کی مانند سلسلہ قائم کرے گا جو حضرت موسیٰؑ کے بعد قائم کیا تھا اور دین اسلام کو زمین پر جما دے گا اور اس کی جڑ لگا دے گا اور خوف کی حالت کو امن کی حالت کے ساتھ بدل دے گا۔ اس آیت میں صاف طور پر فرما دیا ہے کہ خوف کا زمانہ بھی آئے گا اور امن جاتا رہے گا مگر خدا اس خوف کے زمانہ کو پھر امن کے ساتھ بدل دے گا۔ سو یہی خوف یشوع بن نون کو بھی پیش آیا تھا اور جیسا کہ اس کو خدا کے کلام سے تسلی دی گئی ایسا ہی حضرت ابوبکرؓ کو بھی خدا کے کلام سے تسلی دی گئی۔

حضورِ انور نے دنیا کے موجودہ خوفناک حالات کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ایٹمی جنگ کی بھی دھمکیاں دی جانے لگی ہیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس کے نتائج اگلی نسلوں کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کو عقل دے۔ اِن دنوں میں درود بھی بہت پڑھیں استغفار بھی بہت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وقت میں جماعت کو خاص طور پر تلقین فرمائی تھی کہ رکوع کے بعد کھڑے ہو کے رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا کیا کریں تو اس کو بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔ (آمین)

حضورِ انور نے آخر میں مکرم ابوالفرج الحسنی صاحب آف شام کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

☆...☆...☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11؍فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں۔ اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا مَیں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبدالمطلب کا بیٹا یعنی پوتا ہوں۔ (حدیث النبی)

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

غزوۂ حُنَین، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک کا تذکرہ

حضرت ابو بکرؓ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا جو کُل مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۵﴾
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

تاریخ میں

فتح مکہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خواب

کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور مَیں نے خواب میں آپؐ کو دیکھا کہ ہم مکہ کے قریب ہو گئے ہیں۔ پس ایک کتیا بھونکتے ہوئے ہماری طرف آئی پھر جب ہم اس کے قریب ہوئے تو وہ پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا شر دور ہو گیا اور نفع قریب ہو گیا۔ وہ تمہاری قرابت داری کا واسطہ دے کر تمہاری پناہ میں آئیں گے اور تم ان میں سے بعض سے ملنے والے ہو۔ یہ تعبیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پس

اگر تم ابوسفیان کو پاؤ تو اسے قتل نہ کرنا۔

چنانچہ مسلمانوں نے ابوسفیان اور حکیم بن حِزام کو مَرُّالظَّھران کے مقام پر پا لیا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۵ صفحہ۴۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۹۸۸ء)

اِبنِ عُقْبہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان اور حکیم بن حزام واپس جا رہے تھے تو حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! مجھے ابوسفیان کے اسلام کے بارے میں خدشہ ہے۔ یہ ذکر تفصیلی پہلے بھی ہو چکا ہے کہ کس طرح ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کی تھی اور اسلام کی برتری کا اقرار کیا تھا۔ بہرحال حضرت عباسؓ نے کہا کہ اسے واپس بلا لیں یہاں تک کہ وہ اسلام کو سمجھ لے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے لشکروں کو دیکھ لے۔ ایک دوسری روایت میں ابنِ اَبی شَیبہ روایت کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان واپس جانے لگا تو حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ ابوسفیان کے بارے میں حکم دیں تو اس کو راستہ میں روک لیا جائے۔ ایک دوسری روایت میں ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان واپس جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اس یعنی ابوسفیان کو وادی کی گھاٹی میں روک لو۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو جا لیا اور روک لیا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے بنی ہاشم! کیا تم دھوکا دیتے ہو؟ حضرت عباسؓ نے فرمایا: اہل نبوت دھوکا نہیں دیتے۔ ایک اَور روایت کے مطابق آپؓ نے کہا کہ ہم ہرگز دھوکا دینے والے نہیں البتہ تُو صبح تک انتظار کر یہاں تک کہ تُو اللہ کے لشکر کو دیکھے اور اس کو دیکھے جو اللہ نے مشرکوں کے لیے تیار کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو اس گھاٹی میں روکے رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ جلد۵ صفحہ۲۱۸، فی غزوۃ الفتح الاعظم...، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۹۹۳ء)

جب اسلامی لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا تو اس کا ذکر کرتے ہوئے سُبُلُ الْھُدٰی وَالرَّشَاد میں لکھا ہے کہ ابوسفیان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز پوش دستہ نمودار ہوا جس میں مہاجرین اور انصار تھے اور اس میں جھنڈے اور پرچم تھے۔ انصار کے ہر قبیلے کے پاس ایک پرچم اور جھنڈا تھا اور وہ لوہے سے ڈھکے ہوئے تھے یعنی زرہ وغیرہ جنگی لباس میں ملبوس تھے۔ ان کی صرف آنکھیں دکھائی دیتی تھیں۔ ان میں گاہے بگاہے حضرت عمرؓ کی اونچی آواز بلند ہوتی تھی۔ وہ کہتے تھے آہستہ چلو تا کہ تمہارا پہلا حصہ آخری حصہ کے ساتھ مل جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دستہ میں ایک ہزار زرہ پوش تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا حضرت سَعد بن عُبادہؓ کو عطا فرمایا اور وہ لشکر کے آگے آگے تھے۔ جب حضرت سعدؓ ابوسفیان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابوسفیان کو پکار کر کہا آج کا دن خونریزی کا دن ہے۔ آج کے دن حرمت والی چیزوں کی حرمت حلال کر دی جائے گی۔ آج کے دن قریش ذلیل ہو جائیں گے۔ اس پر ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے کہا۔ اے عباس! آج میری حفاظت کا ذمہ تم پر ہے۔ اس کے بعد دیگر قبائل وہاں سے گزرے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور آپؐ اپنی اونٹنی قَصْوَاء پر سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ کے درمیان ان دونوں سے باتیں کرتے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا

یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(سبل الھدیٰ جلد۵ صفحہ۲۲۰-۲۲۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۹۹۳ء)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے دیکھا کہ عورتیں گھوڑوں کے مونہوں پر اپنے دوپٹے مار مار کر ان کو پیچھے ہٹا رہی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے ابو بکرؓ! حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے! چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے وہ اشعار پڑھے کہ

عَدِمْتُ بُنَيَّتِيَ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مَوْعِدُهَا كَدَاءُ
يُنَازِعْنَ الْاَعِنَّةَ مُسْرِجَاتٍ
يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَآءُ

کہ مَیں اپنی پیاری بیٹی کو کھو دوں اگر تم ایسے لشکروں کو غبار اڑاتے ہوئے نہ دیکھو جن کے وعدوں کی جگہ کَدَاء پہاڑ ہے۔ وہ تیز رفتار گھوڑے اپنی لگاموں کو کھینچ رہے ہیں۔ عورتیں انہیں اپنی اوڑھنیوں سے مار رہی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شہر میں وہاں سے داخل ہو جہاں سے حَسّان

نے کہا یعنی کَدَاء مقام سے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد جلد ۵ صفحہ ۲۲۲، دارالکتب العلمیة بیروت لبنان، ۱۹۹۳ء)
(شرح زرقانی جلد ۳ صفحہ ۴۱۵ دارالکتب العلمیة بیروت لبنان، ۱۹۹۶ء)

کَدَاء عرفات کا دوسرا نام ہے۔ ایک پہاڑی راستہ ہے جو بیرون مکہ سے اندرون مکہ کو اترتا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہیں سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

(فرہنگ سیرت صفحہ 242 زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ

جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی امن میں رہے گا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة جزء ۳ صفحہ ۴۲۱ باب غزوة الفتح الاعظم۔ دارالکتب العلمیة بیروت ۱۹۹۶ء)

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہُبَل بت کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ وہ گرا دیا گیا اور آپؐ اس کے پاس کھڑے تھے۔ اس پر حضرت زُبیر بن عوّامؓ نے ابوسفیان سے کہا۔ اے ابوسفیان! ہُبَل کو گرا دیا گیا ہے حالانکہ تُو غزوۂ احد کے دن اس کے متعلق بہت غرور میں تھا جب تُو نے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم لوگوں پر انعام کیا ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے عوّام کے بیٹے! ان باتوں کو اب جانے دو کیونکہ

میں جان چکا ہوں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ تلوار سونتے آپؐ کی حفاظت کے لیے آپؐ کے سر پر یعنی آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔

(سبل الھدیٰ جلد ۵ صفحہ ۲۳۵ فی غزوة الفتح الاعظم، دارالکتب العلمیة بیروت لبنان، ۱۹۹۳ء)

غزوہ حُنین

کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ غزوۂ حُنین جس کا دوسرا نام غزوۂ ہَوَازِن ہے نیز غزوۂ اَوْطاس بھی کہتے ہیں۔ حُنین مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ایک گھاٹی ہے۔ غزوۂ حُنین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ فتح کرا دیا تو سردارانِ ہَوَازِن اور ثَقِیف ایک دوسرے سے ملے اور یہ لوگ ڈر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی لڑائی کریں گے۔

(السیرة الحلبیة جلد ۳ باب ذکر مغازیہ۔ غزوہ حُنَین صفحہ ۱۵۱۔ دارالکتب العلمیة ۲۰۰۲ء)
(اٹلس سیرت نبویؐ صفحہ 409 دارالسلام ریاض 1424ھ)

مالک بن عوف نَصری نے قبائل عرب کو جمع کیا۔ چنانچہ اس کے پاس ہَوَازِن کے ساتھ بنو ثقیف اور بنو نَصر اور بنو جُشَم اور سعد بن بکر اور چند لوگ بنو ہِلَال میں سے جمع ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۷۶۱۔ دارالکتب العلمیة ۲۰۰۱ء)

یہ سب لوگ جمع ہو کر اَوْطاس کے مقام پر جمع ہو گئے۔ اَوْطاس حُنین کے قریب ایک وادی ہے۔ مالک بن عوف نے اپنے جاسوس روانہ کیے تا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر لائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اکٹھے ہونے کی خبر سنی تو آپؐ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص عبداللہ بن ابوحَدْرَد اَسْلَمی کو ان کی طرف خبریں معلوم کرنے کے لیے بھیجا تا کہ ان کی بھی خبر لائیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازِن کے مقابلے کے لیے کوچ کا فیصلہ کیا اور جنگ کے لیے صفوان بن اُمَیَّہ اور اپنے چچا زاد بھائی نوفَل بن حارِث سے ہتھیار ادھار لیے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ بنو ہوازن سے مقابلہ کے لیے نکلے اور علی الصبح حُنین کے مقام پر پہنچے اور وادی میں داخل ہو گئے۔ مشرکین کا لشکر اس وادی کی گھاٹیوں میں پہلے سے چھپا ہوا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا اور اتنی شدت سے تیر مارے کہ مسلمان پلٹ کر بھاگے اور بکھر گئے جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند صحابہؓ رہ گئے جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔

(ماخوذ از السیرة الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۴ باب ذکر مغازیہ۔ غزوۂ حُنَین دارالکتب العلمیة ۲۰۰۲ء)
(فرہنگ سیرت صفحہ 49 زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص بَرَاء کے پاس آیا اور کہا تم لوگ حُنین کے دن پیٹھ دکھا گئے تھے۔ انہوں نے کہا

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے پیٹھ نہیں دکھائی تھی

لیکن جلد باز اور بغیر ہتھیاروں کے لوگ ہَوازِن قبیلہ کی طرف گئے اور وہ تیرانداز قوم تھی۔ انہوں نے ایسے تیروں کی بارش کی گویا ٹِڈی دَل ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ اپنی جگہیں چھوڑ گئے۔

(صحیح مسلم کتاب الجھاد و السیر باب فی غزوة حُنَین حدیث ۴۶۱۶)

ایسے حالات میں مہاجرین میں سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے حضرت علیؓ، حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ابوسفیان بن حارث اور ان کا بیٹا، حضرت فضل بن عباس اور رَبِیعہ بن حارث، اسامہ بن زید کا ذکر ملتا ہے کہ یہ ساتھ تھے۔

(السیرة النبویة لابن ہشام صفحہ ۷۶۴، غزوة حُنَین / ثبات الرسول و بعض اصحابه۔ دارالکتب العلمیة بیروت ۲۰۰۱ء)

حضرت ابوقَتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حُنین کا وقت تھا تو میں نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک مشرک شخص سے لڑ رہا ہے اور ایک اور مشرک ہے جو دھوکا دے کر چپکے سے اس کے پیچھے سے اس پر حملہ کرنا چاہتا ہے کہ اس کو قتل کر دے۔ تو مَیں جلدی سے اس کی طرف بڑھا جو اس طرح دھوکے سے ایک مسلمان سے جھپٹنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اور میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ کو کاٹ دیا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس نے مجھے زور سے بھینچا یہاں تک کہ میں بے بس ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ وہ ڈھیلا پڑ گیا اور میں نے اس کو دھکا دیا۔ پھر میں نے اس کو مار ڈالا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ مسلمان شکست کھا کر بھاگ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ بھاگ گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر لوگ لَوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے شروع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مقتول کے متعلق یہ ثبوت پیش کر دے کہ اس نے اس کو قتل کیا ہے تو اس مقتول کا سامان اس کے قاتل کا ہو گا۔ میں اٹھا تا کہ اپنے مقتول سے متعلق کوئی شہادت ڈھونڈوں مگر کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے اور مَیں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا اور میں نے اس مقتول کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اس مقتول کے ہتھیار جس کا یہ ذکر کرتے ہیں میرے پاس ہیں۔ اس شخص نے یعنی جس کے پاس یہ ہتھیار تھے کہا کہ ان ہتھیاروں کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کچھ اَور دے کر راضی کر لیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ جو سامان میرے پاس ہے وہ میرے پاس ہی رہنے دیں اور انہیں کچھ اَور دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ وہاں بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک بزدل کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے وہ سامان مجھے دلا دیا۔ میں نے اس سے کھجوروں کا ایک باغ خرید لیا اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں بطور جائیداد بنایا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَوْمَ حُنَیْنٍ حدیث ۴۳۲۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیکھو تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جنگِ حُنین کے موقع پر جب مکہ کے کافر لشکر اسلام میں یہ کہتے ہوئے شامل ہو گئے کہ آج ہم اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور پھر بنو ثقیف کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگے تو ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا اس میں بھاگڑ مچ گئی۔ کفار کا لشکر جو تین ہزار تیر اندازوں پر مشتمل تھا آپ کے دائیں بائیں پہاڑوں پر چڑھا ہوا آپ پر تیر برسا رہا تھا مگر اس وقت بھی آپ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے تھے بلکہ آگے جانا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میری جان آپ پر قربان ہو یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں ہے۔

ابھی لشکرِ اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر ہم آگے بڑھیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے فرمایا کہ

میری سواری کی باگ چھوڑ دو

اور پھر ایڑھ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لیے

تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پروا نہیں۔

اور اے مشرکو! میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا

میں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبدالمطلب کا بیٹا یعنی پوتا ہوں۔

آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کی آواز بہت اونچی تھی۔ آپؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا عباس! آگے آؤ اور آواز دو اور بلند آواز سے پکارو کہ اے سورۂ بقرہ کے صحابیو! یعنی جنہوں نے سورت بقرہ یاد کی ہوئی ہے! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو!! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مکہ کے تازہ نو مسلموں کی بزدلی کی وجہ سے جب اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پیچھے کی طرف بھاگا تو ہماری سواریاں بھی دوڑ پڑیں اور جتنا ہم روکتے تھے اتنا ہی وہ پیچھے کی طرف بھاگتی تھیں۔ یہاں تک کہ عباسؓ کی آواز میدان میں گونجنے لگی کہ اے سورہ بقرہ کے صحابیو! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو!! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ کہتے ہیں یہ آواز جب میرے کان میں پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مردہ ہوں اور اِسرافیل کا صُور فضا میں گونج رہا ہے۔ میں نے اپنے اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا لیکن وہ اتنا بِدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا۔ اس پر میں نے اور بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹوں پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپؐ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کر اس نے دشمن کا تہس نہس کر دیا اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 409-410)

غزوۂ طائف

طائف مکہ سے مشرق کی جانب تقریباً نوے کلومیٹر پہ ایک مشہور شہر ہے اور حجاز کا پہاڑی شہر ہے۔ یہاں انگور اور دوسرے پھل بکثرت ہوتے تھے۔ اس جگہ بنو ثقیف آباد تھے۔

(فرہنگ سیرت صفحہ 178 زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

غزوۂ طائف کے بارے میں آتا ہے کہ ہَوازِن اور ثقیف کے بیشتر شکست خوردہ افراد اپنے سردار مالِک بن عوف نصری کے ساتھ بھاگ کر طائف آئے تھے اور یہیں قلعہ بند ہو گئے تھے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنَین سے فارغ ہو کر اور جِعرانہ میں مالِ غنیمت جمع کروا کر تقسیم فرمایا اور اسی ماہ شوال یعنی آٹھ ہجری میں طائف کا قصد فرمایا۔

(الرحیق المختوم صفحہ 567 المکتبۃ السلفیہ لاہور)

جِعرانہ مکہ اور طائف کے راستہ پر مکہ کے قریب ایک کنواں کا نام ہے۔ مکہ سے اس کا فاصلہ ستائیس کلومیٹر تھا۔

(فرہنگ سیرت صفحہ 88 زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا کتنے روز محاصرہ کیا تھا

اس بارے میں متعدد روایات ملتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں دس سے کچھ زائد راتیں محاصرہ کیا۔ بعض کہتے ہیں آپؐ نے بیس سے کچھ زائد راتیں محاصرہ کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بیس دن محاصرہ کیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس کے قریب راتیں اہل طائف کا محاصرہ کیا۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد جلد ۵ صفحہ ۳۸۸ فی غزوۃ الطائف۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۳ء)

ابن ہشام کہتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سترہ راتیں محاصرہ کیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ ۷۹۲۔ ذکر غزوۃ الطائف بعد حُنَین۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۱ء)

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے چالیس راتوں تک ان کا محاصرہ کیا۔

(صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب اعطاء المؤلفۃ قلوبھم علی الاسلام حدیث نمبر ۲۴۴۲)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ثقیف کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اے ابوبکر! مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے مکھن سے بھرا ہوا ایک پیالہ پیش کیا گیا مگر ایک مرغ نے ٹھونگا مارا تو اس پیالے میں جو کچھ تھا سب بہ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَیں نہیں سمجھتا کہ آپؐ آج کے دن ان سے جس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں وہ حاصل کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایسا ہی ہوتا ہوا نہیں دیکھ رہا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ کیا میں لوگوں میں کوچ کا اعلان نہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو حضرت عمرؓ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کر دیا۔ واپس جانے کا اعلان کر دیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ ۷۹۳۔ ذکر غزوۃ الطائف بعد حُنَین۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۱ء)

غزوۂ تبوک

رجب ۹؍ ہجری میں ہوا۔ اس کے بارے میں بیان ہے کہ تبوک مدینہ سے شام کی اس شاہراہ پر واقع ہے جو تجارتی قافلوں کی عام گزرگاہ تھی اور یہ وادی القریٰ اور شام کے درمیان ایک شہر ہے اسے اصحاب الایکہ کا شہر بھی کہا گیا ہے۔ اس کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔

(معجم البلدان جلد دوم صفحہ ۱۴ دار صادر بیروت ۱۹۷۷ء)

حضرت ابوبکرؓ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں بڑا جھنڈا آپؓ کو عطا فرمایا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد ۳ صفحہ ۱۳۱۔ ”ابوبکر الصدیق“ ومن بنی تیم بن مرّۃ بن کعب۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۱۷ء)

حضرت ابوبکرؓ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا جو کُل مال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا

اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی۔

(شرح علامہ زرقانی جلد ۴ صفحہ ۶۹ ثم غزوۃ تبوک دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور دیگر قبائل عرب کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بھی آپؐ کے ساتھ چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور سواری مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انہیں تاکیدی حکم دیا اور یہ آپؐ کا آخری غزوہ ہے۔ چنانچہ اس موقع پر جو شخص سب سے پہلے مال لے کر آیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپؓ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ

گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

حضرت عمر بن خطابؓ اپنے گھر کا آدھا مال لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک سو اُوقیہ پیش کیے۔ یہ تقریباً چار ہزار درہم بنتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفّانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے بہت مال دیا۔ اس موقع پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کیے اور حضرت عاصِم بن عَدِیؓ نے ستر وَسق کھجوریں پیش کیں جو تقریباً دو سو باسٹھ من کے قریب بنتی ہیں۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳-۱۸۴ غزوہ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۲ء)

(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 82 'اوقیہ')

(لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 487 'وسق'، جلد 2 صفحہ 648 'صاع')

اس کی چالیس کلو کے قریب تو ایک من شمار کریں قریباً کوئی ڈیڑھ ہزار ایک ٹن سے اوپر بنتی ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ٹن کے قریب۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم صدقہ کریں اور اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا آج کے دن میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔ اگر میں ان سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنا نصف مال لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے عرض کیا کہ اتنا ہی اور۔ جتنا لایا ہوں اتنا ہی گھر والوں کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ سب لے آئے جو اُن کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں ان سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب رجاءہ ان یکون ابوبکر ممن یدعی من جمیع ابواب الجنۃ حدیث: ۳۶۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کُل گھر بار نثار کیا حتی کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے موافق اور عثمان نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ عَلٰی قَدْرِ مَرَاتِب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے مگر مدد اور امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ جب تک مال جو تمہیں پیارا ہے اس کو خرچ نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری نیکی نیکیاں نہیں ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 40 حاشیہ)

حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر ایک صحابی کو دفن کرنا

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا تو میں نے لشکر کے ایک طرف آگ کی روشنی دیکھی۔ چنانچہ میں اس کی طرف گیا کہ دیکھوں کہ وہ کیا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہیں اور میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَین مُزَنیؓ فوت ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی قبر کھود چکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر تھے جبکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کی میت کو آپؐ کی طرف اتار رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم دونوں اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ پس ان دونوں نے حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَینؓ کی میت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا۔ جب آپؐ نے انہیں قبر میں رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ رَاضِیًا عَنْہُ فَارْضَ عَنْہُ کہ

اے اللہ! میں نے اس حال میں شام کی ہے کہ میں اس سے راضی تھا پس تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اس وقت تمنا کی کہ کاش یہ قبر والا میں ہوتا۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۲۲، کتاب رسول اللہ ﷺ لاصحاب ایلۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۲۰۰۱ء)

حضرت عبداللہ ذُوالبِجَادَینؓ کا تعلق قبیلہ بنو مُزَینہ سے تھا۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ یہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ انہیں وراثت میں سے کچھ نہ ملا۔ ان کے چچا مالدار تھے۔ اس چچا نے آپؓ کی کفالت کی حتی کہ آپؓ بھی مالدار ہو گئے اور انہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تو ان کے چچا نے ان سے سب کچھ لے لیا یہاں تک کہ آپؓ کا تہ بند بھی کھینچ لیا۔ پھر آپؓ کی والدہ آئیں اور انہوں نے اپنی چادر کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور حضرت عبداللہؓ نے ایک حصہ کو بطور تہ بند استعمال کر لیا اور دوسرے حصہ کو اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ پھر آپؓ مدینہ آئے اور مسجد میں لیٹ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو لوگوں کو غور سے دیکھتے تھے کہ کون لوگ ہیں، کوئی نیا آدمی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہؓ کی طرف دیکھا تو انہیں اجنبی سمجھا اور حضرت عبداللہؓ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ حضرت عبداللہؓ نے اپنا نسب بیان کیا۔ ایک روایت میں ذکر ہے کہ آپؓ نے عرض کی کہ میرا نام عبدالعُزّٰی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبداللہ ذُوالبِجَادَین یعنی دو چادروں والے ہو۔ پھر فرمایا تم میرے قریب ہی رہا کرو۔ چنانچہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں میں شامل تھے اور آپؐ انہیں قرآن کریم سکھاتے تھے یہاں تک کہ آپؓ نے بہت سا قرآن یاد کر لیا اور آپؓ بلند آواز شخص تھے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد ۵ صفحہ ۴۵۹-۴۶۰، فی غزوۃ تبوک، دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۳ء)

(اسد الغابۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ دارالکتب العلمیۃ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حج کے موقع پر امارت

کے بارے میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 9ھ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیرالحج بنا کر مکہ روانہ فرمایا تھا۔ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس آئے تو آپؐ نے حج کا ارادہ کیا۔ پھر آپؐ سے ذکر کیا گیا کہ مشرکین دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کرتے ہیں۔ وہاں مشرکین بھی ہوں گے اور شرکیہ الفاظ بھی ادا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں۔ یہ بات سن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا۔

(الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، حج ابی بکر بالناس سنۃ تسع، جلد ۴ صفحہ ۳۱۸-۳۱۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(عمدۃ القاری کتاب الحج باب لا یطوف بالبیت عریان جلد ۹ صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث ۲۰۰۳ء)

حضرت ابوبکر صدیقؓ تین سو صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بیس قربانی کے جانور بھیجے جن کے گلے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی علامت کے طور پر گانیاں پہنائیں اور نشان لگائے اور حضرت ابوبکرؓ خود اپنے ساتھ پانچ قربانی کے جانور لے کر گئے۔

(السیرۃ الحلبیہ۔ جلد ۳ صفحہ ۲۹۵۔ باب سرایاہ وبعوثہ ﷺ / سریہ اُسامہ بن زید....دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات کا حج کے موقع پر اعلان کیا۔ یہ روایت اس طرح ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی سے روایت ہے کہ جب سورہ براءۃ (سورۂ توبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کو بطور امیر حج بھجوا چکے تھے۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپؐ یہ سورت حضرت ابوبکرؓ کی طرف بھیج دیں تاکہ وہاں وہ پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کے سوا کوئی یہ فریضہ میری طرف سے ادا نہیں کر سکتا۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور انہیں فرمایا کہ سورت توبہ کے آغاز میں جو بیان ہوا ہے اس کو لے جاؤ اور قربانی کے دن جب لوگ منیٰ میں اکٹھے ہوں تو اس میں

اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا اور اس سال کے بعد کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت نہ ہو گی، نہ ہی کسی کو ننگے بدن بیت اللہ کے طواف کی اجازت ہو گی اور جس کسی کے ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معاہدہ کیا ہے اس کی مدت پوری کی جائے گی۔

حضرت علی بن ابوطالبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عَضْبَاء پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ راستے میں ہی حضرت ابوبکرؓ سے جا ملے۔ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت علیؓ کی ملاقات عَرْج یا وادی ضَجْنَان میں ہوئی۔

عَرُج مدینہ اور مکہ کے درمیانی راستہ کی ایک گھاٹی ہے یہاں قافلے پڑاؤ کرتے ہیں اور ضَجْنَان مدینہ کے راستے پر مکہ کے نواح میں ایک مقام ہے جو مکہ سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہرحال جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو راستے میں دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ نے فوراً فرمایا کہ آپؓ کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا آپؓ میرے ماتحت ہوں گے؟ یہ عاجزی کی انتہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تو کیا اَب آپؓ امیر ہوں گے یا میرے ماتحت اس قافلے میں چلیں گے کام کریں گے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ مَیں آپؓ کے ماتحت ہوں گا۔ پھر دونوں روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کی حج کے امور پر نگرانی کی اور اس سال اہل عرب نے اپنی انہی جگہوں پر پڑاؤ کیا ہوا تھا جہاں وہ زمانہ جاہلیت میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

جب قربانی کا دن آیا تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں میں اُس بات کا اعلان کیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اور کہا اے لوگو! جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا نہ ہی کسی کو ننگے بدن بیت اللہ کے طواف کی اجازت ہوگی اور جس کسی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معاہدہ کیا ہے اس کی مدت پوری کی جائے گی اور لوگوں کو اس اعلان کے دن سے چار ماہ تک کی مہلت دی تا کہ ہر قوم اپنے امن کی جگہوں یا اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جائیں۔ پھر نہ کسی مشرک کے لیے کوئی عہد یا معاہدہ ہوگا اور نہ ذمہ داری سوائے اس عہد یا معاہدے کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی مدت تک ہو۔ یعنی جس معاہدے کی مدت ابھی باقی ہو تو اس معاہدے کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا اس کی مقررہ مدت تک پاس کیا جائے گا۔ ان معاہدوں کے علاوہ کوئی نیا معاہدہ نہیں ہوگا۔ پھر اس سال کے بعد نہ کسی مشرک نے حج کیا اور نہ کسی نے ننگے بدن طواف کیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ عرفہ کے مقام میں آئے اور آپؐ نے لوگوں کو خطاب کیا۔ جب آپؓ خطاب کر چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے علی! کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاؤ۔ پس مَیں کھڑا ہو گیا اور مَیں نے انہیں سورۂ براءت کی چالیس آیات سنائیں۔ پھر وہ دونوں حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ھشام۔حج ابی بکر بالناس سنۃ تسع … صفحہ ۸۳۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان ۲۰۰۱ء)

(سبل الھدی جلد ۱۲ صفحہ ۷۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۳ء)

(البدایہ والنہایہ لابن کثیر جزء ۷ صفحہ ۲۲۸-۲۲۹ ذکر بعث رسول اللہ ﷺ ابابکر امیرا علی الحج….. دار ھجر ۱۹۹۷ء)

(معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۵۱۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(فرہنگ سیرت صفحہ 198 زوار اکیڈمی کراچی 2003ء)

یہ ذکر ابھی چلے گا۔ اس وقت میں

ایک مرحومہ کا ذکر

بھی کرنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ دنوں جن کی وفات ہوئی ہے۔ ان کا جنازہ بھی ان شاء اللہ پڑھاؤں گا۔

محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ۔

یہ کینیڈا میں تھیں اور شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ پچانوے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے کی پوتی، حضرت حکیم اللہ بخش صاحب مدرس دربان ڈیوڑھی حضرت اماں جان کی نواسی اور مکرم میاں عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان اور آمنہ بیگم صاحبہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے انہوں نے مڈل پاس کیا۔ پھر جامعہ نصرت میں 43ء یا 44ء میں داخلہ لیا۔ دو سال جامعہ نصرت میں پڑھا۔ پھر پرائیویٹ پڑھ کر ادیب عالم کا امتحان پاس کیا۔ ان کی شادی شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل سے ہوئی تھی جیسا کہ میں نے بیان کیا اور ان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ کی بہن تھیں جو یہاں آجکل ہیں اور لندن میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ بڑا عرصہ یہ باسط صاحب افریقہ میں بھی رہے۔ ان کے ایک پوتے وقاص احمد خورشید بھی امریکہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ یہ اچھا علمی خاندان ہے۔ ایک بہن ان کی امۃ الباری ناصر صاحبہ بھی ہیں وہ بھی علمی خدمات انجام دیتی ہیں۔

امۃ اللطیف صاحبہ نے تیرہ سال کی عمر میں لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمات ادا کرنی شروع کیں اور آپ کی خدمات کا سلسلہ ستر سال تک جاری رہا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات، حضرت ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی سرپرستی اور مختلف بزرگوں کی نگرانی میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ قادیان میں خدمات کی توفیق ملی۔ پھر تقسیم برصغیر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت چھوٹی آپا مرحومہ کے ارشاد پر مہاجرات کی انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح مختلف حیثیتوں سے لجنہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری اشاعت بھی رہیں۔ مدیرہ مصباح 1979ء سے 1986ء تک رہیں۔ 1986ء سے آپ کینیڈا مقیم تھیں۔ وہاں بھی لجنہ اماء اللہ کی اعزازی مشیر رہیں۔ تصنیف و اشاعت میں تاریخ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چار جلدیں، ''المصابیح'' اور ''الازھار'' مرتب کرنے میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ چوالیس سال کام کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کے ایما اور نگرانی میں ناصرات الاحمدیہ کا سب سے پہلا اجتماع ہوا۔ امۃ اللطیف صاحبہ جب سیکرٹری ناصرات تھیں تو آپ نے اپنے خاوند شیخ خورشید صاحب کی معیت میں ''راہِ ایمان'' اور ''جماعت احمدیہ کی مختلف تاریخ'' مرتب کیں۔

ان کے بیٹے لئیق احمد خورشید کہتے ہیں کہ والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنے گھر میں تمام بچوں کو ایک گہرا سبق یہ سکھایا تھا کہ اگر جماعت یا خلافت کے خلاف کوئی بات ہو تو اسے بالکل نہ سننا اور اگر کان میں بات پڑ بھی جائے تو اس کو بالکل نہیں دہرانا اور منہ پر نہیں لانا چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات جماعت اور خلافت کے ساتھ ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہر ابتلا اور فتنہ کے بعد خدا تعالیٰ کے نشانات جماعت کے حق میں ظاہر ہوتے ہیں اس لیے تم لوگ بلاوجہ فتنہ میں شامل نہ ہو جانا۔ پھر لکھا ہے کہ آپ جماعت کی ایک چلتی پھرتی تاریخ تھیں۔ بہت ملنسار اور سب کا بھلا چاہنے والی۔ متوکل، خدمت خلق کا بہت شوق تھا اور بہت سے نئے آنے والے مہاجر خاندانوں کو بسانے میں سرگرمی سے حصہ لیتی تھیں جو کینیڈا میں آتے تھے۔

پھر ان کے ایک بچے نے لکھا ہے کہ ہماری امی جان کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ ہر وقت ہم سب کو خلیفہ وقت کے لیے دعاؤں کی تاکید اور یاددہانی کرواتی تھیں۔ نمازوں کی بے انتہا پابند اور اہتمام سے ادا کرتیں۔ جمعہ کا دن ایک عید کا دن ہوتا تھا۔ قرآنِ مجید سے عشق کے بارے میں کہتی ہیں کہ بے شمار بچوں کو قرآن مجید پڑھایا اور صحیح تلفظ سے ادا کرنے پر تاکید کیا کرتی تھیں۔

ان کے پوتے وقاص خورشید مربی سلسلہ جو ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ دعا اور پڑھائی کی طرف توجہ دلاتی تھیں اور جماعت کی تاریخ کے حوالے سے کہانیوں کے ذریعہ بچوں کو جماعت کی تاریخ سکھاتی تھیں تا کہ ان کی بہتر رنگ میں تربیت ہو۔

ان کی ایک پوتی کہتی ہیں کہ دادی اماں کو نو پوتیاں نصیب ہوئیں۔ انہوں نے نہ صرف ہم لڑکیوں کی تربیت کی کہ ہم لجنہ اماء اللہ کی خادمہ بنیں بلکہ ادب اور آداب اور صحیح پردہ کیسے کرنا ہے، گھر کی دیکھ بھال، مہمان نوازی، سلائی، اردو میں لکھنا پڑھنا ان ساری چیزوں کے بارے میں ہمارے لیے مستقل راہنما تھیں۔ جیسے جیسے ہم بالغ ہوئے انہوں نے ہمیں اپنے شوہروں اور سسرال والوں کو اچھا خیال رکھنے کی ترغیب دی اور بہت خوش ہوتیں جب ہم انہیں بتاتے کہ ہم نے اپنے سسرال کے ساتھ وقت گزارا ہے۔ ان فرائض کے ساتھ انہوں نے ہمیں اچھی طرح سے تعلیم یافتہ بننے اور کیریئر بنانے کی ترغیب بھی دی۔ سالگرہ نہ منانے جیسی جو غیر اسلامی چیزیں ہیں ان چیزوں پر مضبوطی سے قائم تھیں لیکن انہوں نے سالگرہ اور خاص مواقع کو یادگار بھی بنایا کیونکہ وہ ہمیشہ ہمیں ایک فیملی کے طور پر اکٹھے حمد و ثنا کی نظم پڑھنا اور باجماعت دعاؤں کے لیے کہتی تھیں۔ پھر یہ کہتی ہیں کہ کینیڈا میں بطور احمدی مسلمان آپ ہماری پرورش کا ایک لازمی حصہ تھیں اور انہوں نے ہمیں اس بارے میں بھی سکھایا کہ ہم نے اپنے ایمان اور مغربی معاشرے کو کس طرح ہم آہنگ طریقے سے متوازن کرنا ہے۔

تو یہ ہے ماؤں اور بزرگوں کا کام جو نئی نسل کو سنبھالنے کے لیے ضروری ہے۔

کہ نئی نسل کی کس طرح تربیت کرنی ہے، ان کو دین بھی سکھانا ہے اور اس معاشرے میں رہتے ہوئے بغیر کسی احساس کمتری کے ان کو اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرنے کی طرف توجہ بھی دلانی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی نسل کو نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 04/ مارچ 2022ء)

رپورٹ: خلیل احمد خان۔مربی سلسلہ، چاڈ

کووِڈ 19 کے دوران ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے زیرِ اہتمام چاڈ میں تیسرا میڈیکل کیمپ

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ملک چاڈ میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے توسط سے دو ہفتے کے لیے میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا۔

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی ٹیم کا 7/ نومبر سے 19/ نومبر 2021ء تک میڈیکل کیمپ کے لیے ملک چاڈ میں قیام رہا۔ان کی رہائش کا انتظام جماعتی مشن ہاؤس میں کیا گیا تھا۔

ان کی ٹیم سات افراد پر مشتمل تھی۔اور نومبر بروزاتوار کو ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم چاڈ پہنچی۔جس کی قیادت مکرم ڈاکٹر اعزاز احمد صاحب ڈائریکٹر گلوبل ہیلتھ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عفّان احمد غفور صاحب، ڈاکٹر اویس اکبر باجوہ صاحب، ڈاکٹر سفیر احمد نجم، ڈاکٹر صادق احمد

صاحب، ڈاکٹر عاطف احمد صاحب اور مکرم وقاص احمد صاحب ٹیم میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ خاکسار کے ساتھ لوکل ٹیم بھی شامل تھی۔

اس قیام کے دوران مختلف پروجیکٹس پر کام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آٹھ جگہوں پر گیارہ فری میڈیکل کیمپس کیے گئے۔

چھ ہزار پانچ سو پچاس لوگ ان کیمپس سے مستفید ہوئے۔ فری ادویات دی گئیں۔ یہ سارے میڈیکل کیمپس چاڈ وزارتِ صحت کے ساتھ مل کر کیے گئے۔گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔اس کے علاوہ دارالحکومت چاڈ میں جماعتی مشن ہاؤس اور مسجد والی جگہ دو دن کے لیے میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ ان میڈیکل کیمپس کی خبر نیشنل ٹی وی،اخبار اور ریڈیو پر نشر کی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

فوڈ سیکورٹی کا پروجیکٹ

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے راشن تین سو پچاس غریب اور مستحق فیملیز میں تقسیم کیا گیا۔ راشن میں چاول،میکرونی

اور چینی شامل تھی۔

اسکے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے پچاس بکرے ذبح کیے گئے۔غریب اور مستحق لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا۔تین ہزار لوگ مستفید ہوئے۔ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے کپڑے غریب اور مستحق فیملیز کو دیے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

Cataract Surgery

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے ہرماہ پچاس آنکھوں کے فری آپریشنز کیے جا رہے ہیں۔پانچ سو فری آپریشنز کیے جا چکے ہیں۔لوگ بڑے دور دراز علاقوں سے سفر کر کیاانجمینا دارالحکومت چاڈ آتے ہیں جہاں پر ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے فری آنکھوں کے آپریشنز کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑا کامیاب یہ پروجیکٹ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات قبول فرمائے اور اپنی بے شمار رحمتوں اورفضلوں کا وارث بنائے۔

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

جلسہ سیرۃ النبیؐ
جامعۃ المبشرین گھانا

مؤرخہ 18 دسمبر بروز ہفتہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی مربی سلسلہ مکرم اسماعیل فریمپونگ صاحب تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم کیتا ابراہیم نے کی۔ ان کا تعلق سینیگال سے ہے۔گھانا سے تعلق رکھنے والے عزیزم عبد التواب نے انگریزی ترجمہ پڑھا۔عزیزم عبد العزیز باہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو پاکیزہ منظوم کلام ’’ہرطرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے‘‘ میں سے سیرۃ النبی ﷺ کے حوالے سے چیدہ اشعار مترنم آواز میں پڑھے۔عزیزم نالیلین عبد الرحمان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات میں سے سیرۃ النبی ﷺ کے شذرات پیش کیے۔عزیزم عمرعبدالملک نے اردو زبان میں تقریر کی۔عنوان تھا آنحضرت ﷺ کا جانوروں سےحسن سلوک۔عزیزم نورالدین عبدالرحمان نے تقریر بعنوان آنحضرت ﷺ بطور امن کا شاہزادہ انگریزی زبان میں کی۔ ان تینوں طلباء کا تعلق گھانا سے ہے۔عزیزم واترا امن نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ’’محمد پر ہماری جاں فدا ہے‘‘ ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ جامعہ کے اساتذہ میں سے مکرم رانا بلال احمد قمرصاحب نے تقریر بعنوان آنحضرت ﷺ کا عورتوں سےحسن سلوک کی۔عزیزم علی جالو اور ان کے ساتھیوں نے فلانی زبان میں آنحضرت ﷺ کی نعت کورس میں سنائی۔آخر پر مہمانِ خصوصی حاضرین کو نصائح کیں۔اور اختتامی دعا کروائی۔سب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کوعشق رسول ﷺ سےمنور کرے اور آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد اشرف میلو۔ امریکہ

مولانا بشیر احمد قمر کا ذکر خیر

یہ عاجز نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے کچھ عرصہ گھانا مغربی افریقہ میں بھی متعین رہا۔ اس دوران کچھ ہفتوں کے لئے مجھے گھانا کے شہر کماسی میں وقت گزارنے کا موقع ملا، وہاں میرا تعارف مولانا بشیر احمد قمر صاحب کے ساتھ ہوا۔

مولانا قمر صاحب کم گو شخصیت کے مالک تھے۔ مجھے یاد ہے کہ صبح تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلتے اور جو کچھ بھی ناشتہ کے لئے میسر ہوا کرتا کھا کر تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ شام کو واپس تشریف لاتے تو کبھی کبھار تبلیغی اسفار کے دوران اگر کوئی خاص بات ہوئی ہوتی تو ہمیں ضرور بتاتے۔ عاجز نے آپ کو دنیاوی خواہشات سے مبرّا پایا۔ آپ نے اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگ لیا تھا، یعنی آپ نفس مطمئنہ کی ایک اعلیٰ مثال تھے۔ میرے ساتھ آپ نے کبھی کوئی دنیاوی بات نہیں کی۔ ان دنوں میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان تھا۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ ''تم بہت کنجوس آدمی ہو''۔ میں نے کہا ''مولانا وہ کیسے؟'' فرمایا کہ ''تم شادی نہیں کرتے۔'' میں نے عرض کیا کہ ''میں کسی قابل ہو جاؤں تو شادی بھی کر لوں گا۔'' فرمایا کہ ''یہ فضول دلیل ہے مزا تو تب ہے جب تمہارے پاس صرف ایک روٹی ہو اور پھر آدھی تم خود کھاؤ اور آدھی اپنی بیوی کو کھلاؤ''

اس بات کو تقریباً چالیس برس بیت چکے ہیں اور مجھے بہت سی باتیں یاد نہیں۔ بس صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر لحہ خدا تعالیٰ پہ توکل ایک مومن کی شان کے مطابق آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ کی عاجزی انکساری سے اس عاجز نے بہت کچھ سیکھا ایک دفعہ کہنے لگے کہ ''جو شخص آپ کو کہے کہ میرے لئے دعا شوا کرنا نہ تو اس شخص کو دعا پہ یقین ہوتا ہے نہ ہی وہ دعا کے معاملہ میں سنجیدہ ہوتا ہے''۔

امریکہ آنے کے بعد، میں ایک مرتبہ خاص طور پر ربوہ آپ کے گھر آپ سے دعا کی درخواست کرنے گیا اس عاجز نے ہدیہ کے طور پر کچھ پیسے دینے چاہے مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ واپسی پر وہ پیسے میں نے آپ کے کمرے کی دہلیز پر رکھ دیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہمیں بھی اور آپ کی نیک اولاد کو بھی آپ کی دعاؤں سے متواتر حصہ ملتا رہے، آمین۔

نصیر احمد شاہد۔ مبلغ انچارج فرانس

میئر اور ٹی وی صحافیوں کو اسلام احمدیت کا پیغام

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ جماعت احمدیہ میں جہاں عوام الناس تک اس پیغام کو پہنچانے کیلئے انفرادی و اجتماعی تبلیغی پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ وہاں معاشرہ کے تعلیم یافتہ طبقہ، عوامی نمائندگان اور صحافیوں تک بھی اس پیغام کو پہنچانا مفید ہوتا ہے۔

سینٹ پریکس کی میئر سے ملاقات

گزشتہ دنوں خاکسار کو Saint Prix کی نئی منتخب ہونے والی میئر Madame Céline Villecourt سے ملاقات کا موقع ملا۔ یاد رہے کہ اس علاقہ میں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس اور مرکزی مسجد ہے۔ مؤرخہ 17 جنوری 2022ء کو ملاقات میں میئر کی سیکرٹری Madame Delphine Gouget بھی ساتھ تھیں۔

موجودہ میئر سے پہلے میئر Mr.Jean Enjalbert کے بھی جماعت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کئی مرتبہ اسے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جماعت نے بھی متعدد فلاحی کاموں میں ان سے تعاون کیا۔ ان کی اپیل پر ایک مرتبہ علاقہ کے ایک خستہ حال چرچ کی مرمت کیلئے ایک مارچ کا پروگرام بنایا اور تقریباً 7 ہزار یورو جمع کر کے پیش کئے۔ ایک مرتبہ مقامی لوگوں کو اسلام احمدیت سے متعارف کروانے کیلئے موصوف نے مسجد میں پروگرام منعقد کروایا مہمانوں کی ضیافت کے علاوہ خاکسار کو ان کے اسلام متعلق سوالات کے تفصیلی جوابات کی توفیق ملی۔

اوبون کی میئر سے ملاقات

سینٹ پریکس کی ہمسایہ کونسل کا نام Eaubonne ہے۔ اس کی موجودہ میئر Madame. Marie-José BEAULANDE سے ملاقات 15 فروری 2022ء کو ہوئی۔ ملاقات میں ان کی معاونہ Madame Sabrine Sassi موجود تھیں۔ جماعتی وفد میں خاکسار کے علاوہ سیکرٹری امور خارجیہ مکرم طلحہ رشید اور صدر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مادام بالعربی لیلی صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق اور مادام آمینائہ طورے صاحبہ سیکرٹری تبلیغ شامل تھیں۔ جنہوں نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم، عمومی پروگرامز اور کووڈ کے دوران خدمت خلق کی مساعی کا ذکر کیا۔

ان کے پیشرو میئر Mr. Grégoire DUBLINE سے بھی جماعت کے ساتھ تعلقات تھے۔ یہ تعلقات اس علاقہ کے احمدی رہائشی مکرم سعید احمد چیمہ نیشنل سیکرٹری وصیت کے ذریعہ سے بنے۔ کونسل کی طرف سے جب بھی پرانی اشیاء کی مرمت کیلئے ورک شاپس لگتے تو ہمارے خدام خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اس میں حصہ لیتے۔ خاکسار نے ان سے ملاقات میں کتب کے تحفہ کے علاوہ اسلام احمدیت کا تفصیلی تعارف پیش کیا تھا۔

ان دونوں ملاقاتوں میں احمدیت کا تفصیلی تعارف، اسلام کے پر امن، خدمت خلق اور بنی نوع انسان سے محبت کے احمدیہ تصور کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ جہاد، آزادی مذہب و اظہار، عورت کا مقام، پردہ کی حکمت، توہینِ مذہب اور ارتداد کی سزا کے موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ پھر نصرت جہاں سکیم کے تحت دنیا میں ہسپتالز اور تعلیمی اداروں اور ہیومینٹی فرسٹ کی بے لوث انسانی خدمات کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ احمدیوں کی پراسیکیوشن کا ذکر بھی آیا۔ اس دوران دونوں میئروں کے سوالات کے جوابات بھی دینے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ۔

ٹی وی صحافیوں سے ملاقات

مورخہ 9 فروری کو خاکسار کو فرانس کے ایک نیشنل ٹی وی M 6 کے پیٹرن اور صحافیوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ اس ملاقات کا امکان یوں ہوا کہ حال ہی میں اس ٹی وی کے ایک صحافی Madame Ophélie Meunier نے فرانس کے ایک شمالی علاقہ کے ایک شہر میں سلفی مسلمانوں سے متعلق ایک ڈاکومنٹری بنائی تھی جس کے ردعمل میں بعض متشدد سوچ والوں کی طرف سے صحافی کو دھمکیاں دی گئیں۔ اس پس منظر میں بعض غیر احمدی امن پسند امام کے ساتھ اس ٹی وی کے پیٹرن اور بعض صحافیوں سے ملاقات ان کے دفتر میں ہوئی۔

خاکسار کو ان سب کے سامنے توہین مذہب اور بقیہ صفحہ 12 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 23/ فروری 2022ء بروز بدھ، 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرمہ بشریٰ وسیم مرحومہ کی نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بشریٰ وسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم وسیم احمد ورک صاحب۔صدر جماعت ومبلڈن، یوکے)

19/ فروری 2022ء کو 43 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم محمد اقبال چیمہ صاحب کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے تھا جنہوں نے 1971ء میں خود بیعت کی تھی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ مرحومہ انتہائی خوش گفتار، خوش اخلاق، مہمان نواز، لازمی چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت کا وفادار رہنے کی تلقین کرتیں۔ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتی تھیں۔ لجنہ کی لوکل مجلس میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بڑی پرہیز گار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور غرباء کا خیال رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی، دو بیٹے اور تین ہمشیرگان شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم سی سلیم احمد صاحب (کیرلہ۔ بھارت۔ سابق صدر جماعت دبئی)

29 جنوری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1963ء میں دبئی آئے اور آتے ہی دوسرے احمدیوں کی تلاش شروع کی اور پھر جماعتی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ 1972ء میں ایک بڑا گھر کرائے پر لے کر دبئی میں باقاعدہ جمعوں کا آغاز کیا۔ 1989ء میں جب دبئی کو شارجہ سے الگ جماعت بنا دیا گیا تو سی سلیم احمد صاحب اس کے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ مرحوم نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ مرحوم بہت مخلص اور خلافت سے عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک دل انسان تھے۔

2- مکرمہ جمیلہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفار احمد صاحب

16 دسمبر 2021ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو سیکرٹری مال اور نگران حلقہ کے طور پر مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق ملی قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا۔ جب بھی موقع ملتا قرآن کریم کی تلاوت کرنے بیٹھ جاتیں۔ احمدی بچیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ آپ ایک دعاگو، عبادت گزار، نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والی، صابرہ شاکرہ، اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سادہ زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل اور بھروسہ تھا۔

3- مکرمہ ظہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب (شہید گھٹیالیاں، سیالکوٹ۔ حال کینیڈا)

15 دسمبر 2021ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرنے والی، قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق اور جذبہ رکھتی تھیں۔

4- مکرمہ امۃ المجید سلطان صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب

25 اکتوبر 2021ء کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے مجلس دہلی گیٹ کے حلقہ پراچہ کالونی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔

5- عزیزم ثاقب محمود ابن مکرم ارشد محمود صاحب

12 دسمبر 2021ء کو 17 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ وقف نو کی تحریک میں شامل تھے اور میٹرک کے بعد جامعہ میں داخلہ کے خواہش مند تھے۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ بڑی خوش مزاجی سے پیش آتے۔ نمازوں کے پابند، بہت صابر، والدین کی خدمت کرنے والے اور ان کا خیال رکھنے والے ایک فرمانبردار نوجوان تھے۔ قرآن کریم کا دور ساڑھے چار سال کی عمر میں مکمل کیا۔

6- عزیزم حسبان احمد صاحب ابن مکرم عثمان احمد صاحب

عزیز 12 جنوری 2022ء کو اچانک گھر سے لاپتہ ہوا اور پھر 20 جنوری 2022ء کو اس کی نعش قریبی نالہ سے برآمد ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ عزیز کی عمر ساڑھے چار سال تھی اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی بعمر ڈیڑھ سال شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے تمام مرحومین کے لواحقین تعزیت قبول کریں)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 26؍فروری 2022ء بعد نماز ظہر وعصر، مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

• عزیزہ انعم شیرین چوہدری بنت مکرم راشد احمد چوہدری صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم فاطر محمود چوہدری ابن مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب (امیر ومشنری انچارج تنزانیہ)

• عزیزہ امۃ العظیم بھٹی بنت مکرم فہیم احمد بھٹی صاحب (لندن۔یوکے) ہمراہ عزیزم مسعود نواز ملک ابن مکرم محمود احمد ملک صاحب (لندن۔یوکے)

• عزیزہ ندا عاصم بنت مکرم عرفان عاصم صاحب (تھارنٹن ہیتھ۔یوکے) ہمراہ عزیزم شعیب احمد رشید ابن مکرم عبدالرشید طارق صاحب (لوٹن۔یوکے)

• عزیزہ عطیۃ العزیز خدیجہ بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب (لاہور) ہمراہ عزیزم دانیال ظفر احمد خان ابن مکرم فرخ احمد خان صاحب (لاہور)

فقہی کارنر

ایک ہندو مہمان کے ساتھ خوش خلقی

(ایک ہندو دوست جو مہمان بن کر آئے تھے) نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں۔ میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا:

لوگ جھوٹی خبریں اُڑا دیتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے وسیع اخلاق سکھائے ہیں۔ بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھالینا جائز نہیں۔ ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کا انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کرلیا کرتے ہیں لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلافِ مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے جس کو صحت روحانی حاصل نہیں۔ پس بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔

(بدر 19 جولائی 1906ء صفحہ 3)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

بقیہ: میئر اور ٹی وی صحافیوں کو اسلام احمدیت کا پیغام...... از صفحہ 10

جہاد کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ احمدیہ مخالف قانون پاکستان کی بنا پر انتہاء پسند مسلمانوں کی طرف سے امن پسند احمدیوں پر ڈھائے جانے مظالم کا بھی ذکر کیا۔ خاکسار نے ان کے ایک ذمہ دار کو یہ تجویز بھی دی کہ جہاں آپ لوگ انتہاء پسند مسلمانوں سے متعلق خبریں دیتے ہیں وہاں اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کا صحیح اور مثبت تصور بھی پیش کریں۔ تا لوگ انتہاء پسند مسلمانوں اور دین اسلام میں فرق کر سکیں۔ خاکسار کی اس تجویز کو پسند کیا۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے اپنی خدمات کو پیش کیا۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام کیلئے تمام احمدیوں کی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے ثمرات حسنہ عطا فرمائے۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

خلافت ایک نعمت عظمیٰ

خدائے رحمان و منان کا ہم پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے خلافت جیسی عظیم نعمت ہم پر اتاری۔ اس نعمت کی قدر کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ ہم سب افراد خانہ خلیفہ وقت کا ہر خطبہ جمعہ براہِ راست سنیں اور پھر آپ کی ہدایات پر کما حقہ عمل کریں۔ علاوہ ازیں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر دکھائی جانے والے پروگرامز دیکھیں، حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے خط لکھیں اور خلافت کے استحکام کے لئے بہت دعائیں کریں۔

(بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا)

طلوع وغروب آفتاب

	07مارچ2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ			05:20	18:27
مدینہ منورہ	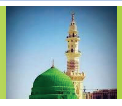		05:21	18:27
قادیان			05:28	18:31
ربوہ			05:08	18:10
اسلام آباد ٹلفورڈ			05:05	17:54